کے ساتھ کانگریسی بھی میری مخالفت میں آگے آگے تھے ـــــ میرے خلاف جو پوسٹر نکلے اس میں لکھا گیا کہ میں سور کا گوشت کھاتا ہوں ـــــ غرض طرح طرح کے حملے کئے گئے. ایک رات تو جب میں اپنے کمرے میں لیٹا پڑھ رہا تھا کہ ۱۱ بجے کا وقت ہوگا کہ دروازے پر بڑی ہلکی سی دستک ہوئی. میں نے اُٹھ کر دروازہ کھولا تو ایک لڑکی داخل ہوگئی بولی "آج رات میں تمہارے یہاں سو جاؤں" ـــــ میں چوکنّا تو تھا ہی سمجھ گیا کہ اس کے پیچھے کیا چال ہے. میں نے اس کو ڈانٹا. وہ گھبرا کر باہر نکل گئی. میں نے پڑوسی کو آواز دی. وہ نکل آئے. ان کے آتے ہی وہ بھاگی. ذرا سی دیر میں وہ سامنے کچھ لوگوں کے ساتھ جاتی ہوئی نظر آئی ـــــ بعد میں مجھے ان کے منصوبے کا علم ہوا اور میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے بڑی بدنامی سے بچایا. اب مجھے بہت غصہ آیا. پارٹی کی مشینری حرکت میں آگئی اور ہم نے جوابی کارروائی شروع کردی اور اپنے مخالفوں پر پے در پے حملے کئے اور شکور کو شہریوں کے سامنے اس کے موجودہ صحیح روپ میں پیش کیا تو عوام نے اسے قبول کرلیا اور یہ پوسٹر کی جنگ بند ہوگئی.

چتر بھج بھائی جسانی جو "مولجی سکّا کمپنی" کے مالک تھے اور جن کا بمبئی میں سکّا نگر ہے اور آسام میں "سکّائی گارڈنز" ـــــ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر تھے جیل سے چھوٹ کر آگئے تھے. انھوں نے بھی اس سلسلے کو ختم کرانے میں میری مدد کی. وہ میری بڑی عزت کرتے تھے وجہ یہ تھی کہ سی پی کے انگریز گورنر جب سرمایہ داروں کے اس نگر میں ۱۹۴۲ء کے بعد آئے تھے تو چتر بھج بھائی جسانی کے بھائی جو "مولجی سکّا کمپنی" کے منیجر تھے، انھوں نے ان کا بڑا استقبال کیا ـــــ یہاں یہ بات بتانی ضروری ہے کہ "مولجی سکّا کمپنی" کے مالک سی. پی کے چند بڑے سرمایہ داروں میں سے تھے جن کی "سکّہ بیڑی" بمبئی اور کلکتہ میں چلتی تھی اور جنگ کے زمانے میں انھوں نے فوج کو بڑی زبردست سپلائی کی تھی جس کے نتیجے کے طور پر ان کی دولت میں زبردست اضافہ ہوگیا تھا اور ان کا اثر بھی بڑھ گیا. یہ تین بھائی تھے ـــــ ایک بھائی بڑے کٹّر فرقہ پرست تھے جو کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے ساتھ تھے ـــــ دوسرے چتر بھج بھائی جو کانگریس کے لیڈر تھے اور تیسرے بھائی کو سیاست سے کوئی واسطہ نہ تھا وہ تو محض کاروباری آدمی تھے. چنانچہ یہ بات ۱۹۴۵ء کی ہے کہ انھوں نے صوبے کے انگریز گورنر کو گوندیا میں بلایا. اس کو ایک شاندار استقبالیہ دیا